بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پلاٹ خریدتے وقت اسے آگے بیچنے کی نیت ہو تو وہ مالِ تجارت ہے اور مال تجارت پر سال گزرنے کے بعد اس کی موجودہ مالیت پر ڈھائی فی صد کے حساب سے زکوۃ واجب ہوتی ہے مسئولہ صورت میں چونکہ پلاٹ خریدتے وقت آگے بیچنے کی نیت نہیں تھی بلکہ نقدر قم کو محفوظ کرنا تھا اس لئے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 272)

(وما اشتراه لها) أي للتجارة (كان لها) لمقارنة النية لعقد التجارة

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع - (2 / 21)

وأما صفة هذا النصاب فهي أن يكون معدا للتجارة وهو أن يمسكها للتجارة وذلك بنية التجارة مقارنة لعمل التجارة.-------------------------- **واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب**

محمد (غفر اللہ لہ)

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

11/رمضان المبارک/1439ھ

27/مئی/2018ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ جو مکان رہائش کے لئے ہو یا وہ تجارت (یعنی خریدتے وقت اسے آگے بیچنے کی نیت نہ ہو) کے لئے نہ ہو تو اس کی مالیت پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی البتہ اگر مکان سے حاصل ہونے والا کرایہ زکوۃ کا سال ختم ہونے پر موجود ہوں اور وہ نصاب زکوۃ کو پہنچتا ہو یا وہ نصاب زکوۃ کو تو نہیں پہنچتا لیکن دیگر اموال زکوۃ کے ساتھ مل کر وہ زکوۃ کے نصاب کو پہنچتا ہو تو دیگر اموال کی زکوۃ نکالتے وقت اس رقم پر بھی زکوۃ واجب ہو گی۔(کذا فی فتاوٰی دارالعلوم دیوبند ایضاً 6/113)

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (2/ 224)

ولو آجر عبده أو داره بنصاب إن لم يكونا للتجارة لا تجب ما لم يحل الحول بعد القبض في قوله،

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 265)

فلا زكاة على مكاتب) ---- (وأثاث المنزل ودور السكنى ونحوها) وكذا الكتب وإن لم تكن لأهلها إذا لم تنو للتجارة، غير أن الأهل له أخذ الزكاة، وإن ساوت نصبا،

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 265)

(قوله وأثاث المنزل إلخ) محترز قوله نام ولو تقديرا، وقوله ونحوها: أي كثياب البدن الغير المحتاج إليها وكالحوانيت والعقارات----------------- **واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب**

محمد (غفراللہ لہ)

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

11/رمضان المبارک/1439ھ

27/مئی/2018ء